ماں کی دعا

کا اثر

15-February-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (مجمع الزوائد، ۲۵۵/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۷)

کثرت سے درود ان پہ پڑھو رب نے جو چاہا سینے میں اتر آئیں گے انوارِ مدینہ

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

www.dawateislami.net

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ماں کی شان!

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! "ماں" قُدرت کا اَنمول تحفہ ہے، ماں کا مقام قرآن و حدیث میں بَیان ہوا ہے، ماں کا فرمانبردار اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے، ماں اَولاد کے آرام کی خاطر اپنے آرام کو قربان کر دیتی ہے، ماں کے خونِ جگر سے اَولاد کا وجود بنتا ہے، ماں کئی سال تک اپنی اَولاد کو تھپکیاں دے کر سُلاتی ہے، ماں بیمار اَولاد کو دیکھ کر تڑپتی اور آنسو بہاتی ہے، ماں بیمار اَولاد کی خاطر سخت سردیوں میں بھی ساری ساری رات جاگ کر گزارتی ہے، ماں بیمار اولاد کی خاطر مہنگے اسپتالوں اور دواخانوں کے دھکے کھاتی ہے، ماں اَولاد کے مستقبل کو سَنوارنے کے لئے اپنی تمام تر زندگی کو اَولاد کے لئے وَقْف کر دیتی ہے، ماں اَولاد کے لئے سایہ دار درخت کی طرح ہوتی ہے، ماں خود گرمی برداشت کرکے اَولاد کو پنکھا جھلتی رہتی ہے، ماں اَولاد کو چھاؤں میں بٹھا کر خود دُھوپ میں بیٹھ جاتی ہے، ماں اَولاد کے ناز نخرے اُٹھاتی ہے، ماں قَرْض لے کر بھی اَولاد کی

فرمائشوں کو پُورا کرتی ہے، ماں اپنے شوہر کی وَفات (Death) کے بعد اَولاد کو دَربَدَر بھٹکنے نہیں دیتی، ماں اَولاد کی پیدائش سے پہلے، پیدائش کے دَوران اور بعد کی تکالیف کو برداشت کرتی ہے، ماں اَولاد کو اچّھا انسان بناتی ہے، ماں اپنے حصّے کا نوالہ بھی اَولاد کے منہ میں ڈال کر خوش ہوتی اور خود بھوکی سو جاتی ہے، ماں اولاد کو گرم بستر میں لِٹاتی اور خود ٹھنڈے فرش پر لیٹ جاتی ہے، ماں اولاد کے حق میں بُرا نہیں سوچتی، ماں اولاد کو خوش دیکھ کر خوش ہوتی ہے، ماں اولاد کو دکھ تکلیف میں مبتلا دیکھ کر بے قرار ہو جاتی ہے، ماں مشکلات میں اَولاد کی ڈھارس بندھاتی ہے، ماں معذور اَولاد کو بھی بے سہارا نہیں چھوڑتی، ماں نافرمان اَولاد پر بھی شفقت و مہربانی ہی کرتی ہے، ماں نہ ہو تو گھر ویران لگتا ہے، ماں کا خدمت گار چین و سکون کی زندگی گزارتا ہے، ماں کی خدمت اَولاد کو جنّت میں داخل کروائے گی، ماں کو راضی رکھنا اولاد پر لازم ہے، ماں کے حُقُوق سے آزاد ہونا ناممکن ہے جیسا کہ

ماں کو کندھوں پر اُٹھائے گرم پتّھروں پر چھ میل.......

ایک صَحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ نبوِی میں عَرْض کی: ایک راہ میں ایسے گرم پتّھر تھے کہ اگر گوشت کا ٹکڑا اُن پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا! میں اپنی ماں کو گردن پر سُوار کر کے چھ (6) میل تک لے گیا ہوں، کیا میں ماں کے حُقُوق سے فارِغ ہو گیا ہوں؟ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں دَرد کے جس قَدَر جھٹکے اُس نے اُٹھائے ہیں شاید یہ اُن میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔ (معجم صغیر، ۱/۹۲، حدیث:۲۵۷)

ماں ہی وہ مہربان ہستی ہے جو اَولاد کے لئے رو رو کر دُعائیں کرتی ہے، ماں کی دُعا جنّت میں لے جاتی ہے، ماں کی دُعا ربِّ کریم کا فرمانبردار بناتی ہے، ماں کی دُعا بُرائیوں سے بچاتی ہے، ماں کی دُعا اَولاد کو مقامِ

www.dawateislami.net

وِلایت تک پہنچادیتی ہے،ماں کی دُعا اَولاد کی قسمت سَنوار دیتی ہے،ماں کی دُعا اَولاد کے حق میں قبول ہوتی ہے،ماں کی دُعا کامیابیاں دِلاتی ہے،ماں کی دُعا نُزولِ رَحمت کا سبب ہے،ماں کی دُعا گناہوں کی مُعافی کا ذَرِیعہ ہے ، ماں کی دُعا کی بَرَکت سے ربِّ کریم اَولاد سے مصیبتوں اور آزمائشوں کو ٹال دیتا ہے۔آیئے!آج ہم ماں کی دُعاؤں کی بَرَکتوں پر مُشتَمِل چند اِیمان اَفروز واقعات سُنْنے کی سعادت حاصِل کرتی ہیں۔چنانچہ

ماں کی دعا کا اثر

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الرَّحْمٰن بن اَحمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں:میں نے اپنے والِد کو کہتے ہوئے سُنا کہ ایک مرتبہ ایک بُوڑھی عورت حضرت سَیِّدُنا اِبنِ مَخْلَد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوئی اور عَرض کی:میرے جوان بیٹے کو رُومیوں نے قید کرلیا ہے۔میرا ایک چھوٹا سا گھر ہے،اِس کے عِلاوہ میرے پاس کچھ بھی مال نہیں اور اُس گھر کو میں بیچ بھی نہیں سکتی لہٰذا آپ کسی صاحبِ حَیثیَّت سے کہہ دیجئے کہ وہ فِدْیہ دے کر میرے بیٹے کو آزاد کرالے کیونکہ اب نہ تو مجھے دن کو قرار آتا ہے اور نہ رات کو نیند آتی ہے۔آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسے تسلّی دیتے ہوئے فرمایا:مُحْتَرَمہ!آپ جایئے!میں آپ کے معاملے کو حل کرنے کوشش کرتا ہوں۔راوِی کہتے ہیں:جب وہ بڑھیا چلی گئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سر جُھکا کر بیٹھ گئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مبارک ہونٹ جُنبِش کررہے تھے(جیسے کچھ پڑھ رہے ہوں)۔کچھ عرصے بعد وہی بوڑھی عورت اپنے جوان بیٹے کے ساتھ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دُعائیں دیتے ہوئے کہنے لگی:(اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ)میرا بیٹا سلامَتی کے ساتھ لوٹ آیا ہے اور وہ آپ کی بارگاہ میں اپنا سفر نامہ بھی بیان کرے گا،چنانچہ

بیٹا (آیا اور) بولا: میں قَیدیوں کی ایک جماعت کے ساتھ رُومی بادشاہ کی قَید میں تھا، اُس کے قبضے میں بہت سارے باغات تھے، وہ ہر روز ہمیں اپنے باغات (Gardens) میں کام کرنے کے لئے بھیجتا اور (شام کو) واپَس قَید خانے میں ڈالوا دیتا۔ ایک دن جب ہم مغرِب کے بعد (باغات میں) کام کرکے واپَس قَید خانے کی طرف آرہے تھے تو اچانک میرے پاؤں میں بندھی مضبوط بیڑیاں خود بخود ٹُوٹ کر زمین پر گرپڑیں۔ (راوِی کا بیان ہے کہ) نوجوان نے جس دن اور جس وَقْت میں بیڑیاں ٹُوٹنے کے بارے میں بتایا تھا، وہ وہی (دن اور) وَقْت تھا جس میں بُڑھیا حضرت سَیِّدُنا اِبنِ مَخْلَد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں دُعا کے لئے حاضِر ہوئی تھی۔ سپاہیوں نے مجھ (یعنی بوڑھی عورت کے بیٹے) سے پوچھا: کیا تُو نے بیڑیاں توڑی ہیں؟ میں نے کہا: نہیں! وہ تو خود بخود میرے پاؤں سے ٹُوٹ کر گِر پڑیں ہیں۔ نوجوان کی یہ بات سُن کر سپاہی بہت حَیران ہوئے اور اُنہوں نے جاکر اپنے اَفسر کو بتادیا، وہ بھی حَیران ہوا اور اُس نے فوراً ایک لوہار کو بُلوا کر کہا: اِس نوجوان کو بیڑیوں میں جکڑ دو! لوہار نے مجھے بیڑیاں پہنا دیں، ابھی میں چند قدم ہی چلا تھا کہ وہ بیڑیاں پھر میرے پاؤں سے ٹُوٹ گئیں۔

میرے اِس معاملے پر سب لوگ بہت حَیران ہوئے اور اُنہوں نے اپنے راہِبوں (مذہبی پیشواؤں) کو بُلا کر ساری صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ راہِبوں نے ساری گفتگو سُن کر مجھ سے پوچھا: کیا تمہاری والِدہ زِندہ ہے؟ میں نے کہا: ہاں، راہِب میری بات سُن کر اُن لوگوں کی طرف مُتَوَجِّہ ہوا اور کہنے لگا: اللہ کریم نے اِس کی ماں کی دُعا قبول فرمالی ہے۔ سِپاہی بولے: جب اللہ پاک نے تجھے آزاد فرمادیا ہے تو ہم کیونکر تجھے بیڑیوں میں جکڑ سکتے ہیں؟ یہ کہہ کر رُومیوں نے مجھے رِہا کردیا اور مجھے مسلمانوں سے ملادیا۔ (تو یُوں ماں کی دُعا اور سَیِّدُنا اِبنِ مَخْلَد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بَرَکت سے اُس نوجوان کو رِہائی کا پروانہ نصیب ہوگیا۔) (عیون الحکایات، الحکایة الثامنة والاربعون بعدالمائة: دعوة بقی بن مخلد، ص١٦٦)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ اللہ کریم نے ماں کی دُعاؤں میں کیسی تاثیر رکھی ہے کہ ماں جب اپنی اَولاد کے حق میں دُعا کرتی ہے تو ربِّ کریم اُس کے اُٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھتا اور اَولاد کے حق میں اُس کی دُعا قبول فرماتا ہے حتّٰی کہ ماں کے دِل سے نِکلی ہوئی دُعاؤں کی بَرَکت سے اللہ پاک اَولاد سے مصیبتوں اور آزمائشوں کو دُور فرما دیتا ہے۔ تو کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ کہ جن کے والِدَین زِندہ اور اُن سے راضِی ہیں اور کس قدر سَعادت مَنْد ہے وہ اَولاد جو اپنے ماں باپ کا سہارا بنتی، اُن کی خدمت کرکے اُن کی دُعائیں لیتی اور رِضائے اِلٰہی کی حق دار قرار پاتی ہے لہٰذا اگر ہم چاہتی ہیں کہ ربّ کریم ہم سے راضی رہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہم سے خوش ہو جائیں، ہمارے والِدَین ہمارے لئے بھی دُعائیں کیا کریں تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے والِدَین کی قَدر کریں، اُن کے اِحسانات کو یاد رکھیں، اُن کی خِلافِ مِزاج باتوں سے دَرگُزر کریں، اُن کا ہر طرح سے خیال رکھیں، اُن سے اچّھا سُلوک کریں، اُن کی جائز ضَروِریّات پُوری کریں، اُن کا ہر جائز حکم بجالائیں، بالخُصُوص جب والِدَین بُڑھاپے کی دہلیز پر قَدَم رَکھ چُکے ہوں کیونکہ ایسے وَقْت میں اُنہیں اَولاد کی ہَمدَرْدِی کی بہت زِیادہ ضَرورت ہوتی ہے کہ بُڑھاپے میں اُن کے اَعضاء جواب دے جاتے ہیں، بدن بیماریوں میں جکڑ جاتا ہے اور اپنے بھی پَرائے ہو جاتے ہیں۔ ماں باپ کا بُڑھاپا اِنسان کو اِمتحان میں ڈال دیتا ہے، بسا اَوقات بُڑھاپے میں اکثر بِستر ہی پر گندَگی کی ترکیب ہوتی ہے جس کی وجہ سے عُمُوماً اَولاد بیزار ہو جاتی ہے مگر یاد رکھیے! ایسے حالات میں بھی ماں باپ کی خدمت لازِمی ہے۔ بچپن میں ماں بھی بچّے کی گندَگی برداشت کرتی ہے۔ لہٰذا بُڑھاپے اور بیماریوں کے باعث ماں باپ کے اندر خواہ کتنا ہی چِڑچِڑا پن آجائے، بِلاوجہ لَڑیں، چاہے کتنا ہی جھگڑیں اور پریشان کریں، صَبْر، صَبْر اور صَبْر ہی کرنا اور اُن کی تعظیم بجالانا ضَروری ہے۔ اُن سے بدتمیزی کرنا اور اُن کو جھاڑنا وغیرہ تو دُور کی بات ہے اُن کے آگے "اُف" تک نہیں کرنا چاہئے، ورنہ بازی ہاتھ سے نکل سکتی

اور دونوں جہاں کی تباہی مُقدّر بن سکتی ہے کہ والِدَین کا دِل دُکھانے والا اِس دُنیا میں بھی ذَلیل وخوار ہوتا ہے اور آخِرت کے عذاب کا بھی حق دار ہوتا ہے، چنانچہ

والِدَین کو بُرا بھلا کہنے کا انجام

حضرت سَیِّدُنا اِمام اَحمد بن حَجَر مَکّی شافِعِی رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ نَقْل کرتے ہیں: نَبیِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: مِعراج کی رات میں نے کچھ لوگ (People) دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے تو میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عَرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جو دُنیا میں اپنے باپوں اور ماؤں کو بُرا بھلا کہتے تھے۔ (الزواجر، ۱۳۹/۲)

قبر پسلیاں توڑ دیتی ہے

منقول ہے: جب ماں باپ کے نافرمان کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اُسے دباتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں (ٹوٹ پھوٹ کر) ایک دوسرے میں پَیوَست ہو جاتی ہیں۔ (الزواجر، ۱۴۰/۲)

دِل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا ورنہ ہے اِس میں خسارہ آپ کا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ماں باپ کا مقام اور اُن کی شان و عظمت کس قدر بُلند ہے اِس کا اَندازہ اِس بات سے لگایئے کہ اللہ کریم نے قُرآنِ پاک میں جہاں اپنی عِبادت کا حکم اِرْشاد فرمایا ہے وہیں والِدَین کے ساتھ بَھلائی اور اِحسان کرنے کا حکم بھی اِرشاد فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 15 سُورۂ بَنی اِسرائیل کی آیت نمبر 23 اور 24 میں اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے:

www.dawateislami.net

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ
بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ
الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ
وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾
وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ
وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًاؕ ﴿۲۴﴾

(پ۱۵، اسراء: ۲۳-۲۴)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور تمہارے ربّ نے حکم فرمایا کہ اُس کے سِوا کسی کو نہ پُوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سُلوک کرو اگر تیرے سامنے اُن میں ایک یا دونوں بُڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن سے ہُوں (اُف تک) نہ کہنا اور اُنھیں نہ جِھڑکنا اور اُن سے تعظیم کی بات کہنا اور اُن کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دِلی سے اور عرض کر کہ اے میرے ربّ تُو اُن دونوں پر رحم کر جیسا کہ اُن دنوں نے مجھے چھٹپن (چھوٹی عُمر) میں پالا۔

بیان کردہ آیاتِ مُبارکہ کے تحت حضرت علّامہ مولانا سیّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب والِدَین پر ضُعف (کمزوری) کا غَلَبہ ہو، اَعضاء میں قُوّت نہ رہے اور جیسا تُو بچپن میں اُن کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخرِ عُمر میں تیرے پاس ناتُواں (کمزور) رہ جائیں۔ تو کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ گِرانی (بوجھ) ہے۔ نہ اُنہیں جِھڑکنا نہ تیز آواز سے بات کرنا بلکہ کمالِ حُسنِ اَدب (نہایت اچھے ادب) کے ساتھ ماں باپ سے اِس طرح کلام کر جیسے غُلام و خادِم (اپنے) آقا سے کرتا ہے۔ اُن سے نَرمی و تواضُع سے پیش آ، اور اُن کے ساتھ تھکے وَقت میں شَفقت و محبّت کا برتاؤ کر کہ اُنہوں نے تیری مجبوری کے وَقت تجھے محبّت سے پَروَرِش کیا تھا اور جو چیز اُنہیں دَرکار ہو وہ اُن پر خَرچ کرنے میں دَرِیغ (بُخل) نہ کر۔ مُدَّعا (مطلب) یہ ہے کہ دُنیا میں بہتر سُلوک اور خدمت میں کتنا بھی مُبالغہ کیا جائے لیکن والِدَین کے اِحسان کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ اِس لئے بندے کو چاہئے کہ بارگاہِ اِلٰہی میں اُن پر فَضْل و رحمت فرمانے کی دُعا کرے اور عرض

کرے کہ یاربّ !میری خدمتیں اُن کے اِحسان کی جَزا (بدلہ) نہیں ہو سکتیں تو اُن پر کرم کر کہ اُن کے اِحسان کا بدلہ ہو۔

پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت 83 کے تحت فرماتے ہیں: والِدَین کے ساتھ اِحسان کے طریقے جو مَرْوِی ہیں وہ یہ ہیں کہ (1) تہِ دل (یعنی سچّے دل) سے اُن کے ساتھ مَحَبَّت رکھے، (2) رَفتار وگُفتار میں نِشَسْت وبَرخَاسْت (اُٹھنے بیٹھنے) میں اَدب لازِم جانے (3) اُن کی شان میں تعظیم کے لفظ کہے، (4) اُن کو راضِی کرنے کی سَعی (کوشِش) کرتا رہے، (5) اپنے نَفیس (عمدہ) مال کو اُن سے نہ بچائے، (6) اُن کے مَرنے کے بعد اُن کی وَصِیَّتیں جاری کرے (یعنی اُن کی وصیتوں پر عمل کرے)، (7) اُن کے لئے فاتحہ، صَدَقات، تلاوتِ قرآن سے اِیصالِ ثَواب کرے، (8) اللہ کریم سے اُن کی مَغْفِرَت کی دُعا کرے، (9) والِدَین کے ساتھ بھلائی کرنے میں یہ بھی داخِل ہے کہ اگر وہ گناہوں کے عادِی ہوں یا کسی بدمذہبی میں گرفتار ہوں تو اُن کو بڑی نرمی کے ساتھ اِصلاح وتَقْوٰی اور عقیدۂ حَقَّہ (دُرُست عقائد) کی طرف لانے کی کوشِش کرے۔ اَلْغَرَض اگر ساری زِندگی والِدَین کی خدمت کی جائے تب بھی اُن کے اِحسانات کا بدلہ نہیں اُتر سکتا۔ (خزائن العرفان، پ ا، البقرہ، تحت الآیۃ: ۸۳)

کروں ماں باپ کی دِن رات خدمت یارسولَ اللہ
بڑے بھائی بہن کا میں کہا مانا کروں ہردم

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۳۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! جس طرح قرآنِ پاک میں والِدَین کی تعظیم و تَوقیر کرنے کی تَرغِیب دِلائی گئی ہے اِسی طرح احادیثِ مُبارَکہ میں بھی کئی مقامات پر والِدَین کی اِطاعت و فرمانبرداری کا

حکم اور اُن کی شان و عظمت کو بَیان فرمایا گیا ہے۔ آیئے! بطورِ تَرغیب 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے:

(1) فرمایا: جب اَولاد اپنے ماں باپ کی طرف رَحمت کی نظر کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ہر نَظر کے بدلے حجِّ مَبرُور (یعنی مقبول حج) کا ثواب لکھتا ہے۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: اگرچہ دن میں 100 مرتبہ نظر کرے! فرمایا: نَعَمْ، اَللہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ یعنی ہاں، اللہ پاک سب سے بڑا ہے اور اَطْیَب (یعنی سب سے زیادہ پاک) ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ۶/۱۸۶ ،حدیث: ۷۸۵۶) یعنی اُسے سب کچھ قُدرت ہے، اِس سے پاک ہے کہ اُس کو اِس (ثواب) کے دینے سے عاجِز کہا جائے۔ (بہار شریعت، ۳/۵۵۴، حصہ ۱۶)

(2) فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری کی حالت میں صُبح کی تو اُس کے لئے جنّت کے دو (2) دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اگر والِدَین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ (Door) کُھلتا ہے اور جس نے اِس حال میں صُبح کی کہ وہ اپنے والِدَین کا نافرمان ہو تو اُس کے لئے جہنّم کے دو (2) دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اگر والِدَین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کُھلتا ہے۔ ایک شخص نے عَرض کی: **وَاِنْ ظَلَمَاہُ**؟ اگرچہ وہ ظُلم کریں؟ اِرشاد فرمایا: اگرچہ ظُلم کریں، اگرچہ ظُلم کریں، اگرچہ ظُلم کریں۔ (شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، فصل فی حفظ اللسان...الخ، ۶/۲۰۶، حدیث: ۷۹۱۶)

(3) ایک شخص نے عَرض کی، یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! والِدَین کا اپنی اَولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا: **ھُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ** یعنی وہ ہی تیری جنّت اور تیری دوزخ ہیں۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب بر الوالدین، رقم: ۳۶۶۲، ۴/۱۸۶)

(4) ایک شخص نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں آکر عرض کی: میری اچّھی خدمت کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ اِرشاد فرمایا: **تمہاری ماں**۔ اُس نے عَرض کی: پھر کون

ہے ؟اِرشاد فرمایا: **تمہاری ماں**،اُس نے دوبارہ عَرض کی: پھر کون ہے ؟اِرشاد فرمایا: **تمہاری ماں**۔ عرض کی: پھر کون ہے ؟اِرشاد فرمایا: تمہاراباپ۔(بخاری، کتاب الادب،باب من احقّ الناس بحسن الصحبة، ۹۳/۴،حدیث: ۵۹۷۱)

مُطِیع اپنے ماں باپ کا کر میں اُنکا ہر اک حکم لاؤں بجا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص۱۰۱)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کردہ اَحادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کا مقام و مَرتَبہ نہایت بُلند و بالاہے کہ اگر انسان اِنہیں راضی رکھے تواُس کی دُنیاو آخِرت سَنور جاتی ہے جبکہ اِنہیں ناراض کرنا جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔یہ بھی معلوم ہوا کہ والِدَین اگرچہ ظُلم کرتے ہوں مگر پھر بھی اَولاد پر اُن کی فرمانبرداری کرنا ضروری ہے بالفرض والِدَین کسی سے ناراض ہوں،ڈانٹ ڈپٹ کریں،ماریں تواُسے چاہئے کہ وہ ماں باپ کو قُصوروار ٹھہرانے کے بجائے اپنے ضمیر کویُوں مَلامت کرے کہ اِس میں میری اپنی ہی غَلَطی ہوگی۔اگر میں اُنہیں راضی رکھتی تو آج مجھے یہ دن دیکھنانہ پڑتا کیونکہ والِدَین تو اَولاد پر بہت زیادہ مہربان ہوتے ہیں،بَھلا وہ کیوں میرے ساتھ اِس طرح کا سُلوک کریں گے۔لہٰذا وہ لوگ جن کے والِدَین زندہ ہیں وہ سوچیں کہ کیا ہم اپنے والِدَین کے حُقوق پُورے کرتی ہیں ؟، کیاہمارے والِدَین ہم سے راضی ہیں، کیاہم اُن سے نرم انداز میں گفتگو کرتی ہیں ؟، کیاہم اُن کا ہر جائز حکم مانتی ہیں، کیاہم اُن سے لڑتی جھگڑتی تو نہیں ؟ کیاہم اُن کے آگے زبان درازی تو نہیں کرتیں ؟ کیا ہم اُن کی خدمت کو بوجھ تو نہیں سمجھتیں ؟ کیااُن کے کام کرتے وقت ہماری پیشانی پر بَل تو نہیں آتے ؟، کیااُن کی ڈانٹ پڑنے پر اُنہیں آنکھیں تو نہیں دِکھاتیں ؟، کیااُن کے خرچہ مانگنے پر ہم حیلے بہانے تو

www.dawateislami.net

نہیں کرتیں ؟، کیاہمیں دیکھ کر ہماری والِدہ کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہیں ؟، کیا ہم اپنی ماں کا ادب واِحتِرام بجالاتی ہیں ؟، کیا ہم اپنی ماں سے دعاؤں کی درخواست کرتی ہیں ؟ یاد رکھئے !ماں کی دعا بہت جلد قَبُولِیَّت کی مِعْرَاج کو پہنچ جاتی ہے جیسا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: ماں کی دُعا(اَولاد کے لئے) جلد قبول ہوتی ہے۔ عَرْض کی گئی، اِس کی کیا وجہ ہے ؟ اِرْشاد فرمایا: ماں، باپ کے مقابَلے میں زِیادہ مہربان (Kind) ہوتی ہے اور رَحم کی دُعا رَد نہیں ہوتی۔ (طبقات الشافیۃ الکبری للسبکی، ۳۱۷/۶)۔ آیئے !ہم بھی ماں کی دعاؤں کی بَرَکتوں پر مُشْتَمِل چند واقعات سنیں اور ماں کی دعائیں لینے والے کام کرنے کی نِیَّت کریں، چنانچہ

جنّت کا ساتھی

شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے **"سَمُنْدَرِی گُنبد"** صَفحہ نمبر 7 پر بَیان فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ایک بار اللہ پاک کے دربار میں عَرض گزار ہوئے۔ اے ربِّ غفّار! مجھے میرا جنّت کا ساتھی دکھا دے۔ اللہ کریم نے فرمایا: فُلاں شہر میں جاؤ، وہاں فلاں قصّاب (قصائی) تمہارا جنّت کا ساتھی ہے، چنانچہ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام وہاں اُس قصّاب (قصائی) کے پاس تشریف لے گئے، (جان پہچان نہ ہونے کے باوُجود مسافِر و مہمان ہونے کے ناطے) اُس نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعوت کی۔ جب کھانا کھانے بیٹھے تو اُس نے ایک بڑا سا ٹوکرا اپنے پاس رکھ لیا، اندر دونِوالے ڈالتا اور ایک نِوالہ خود کھاتا۔ اِتنے میں کسی نے دروازے پر دستک دی، قصّاب (قصائی) اُٹھ کر باہر گیا۔ حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس ٹوکرے میں دیکھا تو اُس کے اندر بہت بُوڑھے مَرد و عورت تھے۔ حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نظر پڑتے ہی

اُن کے ہونٹوں پر مُسکراہٹ (Smile) پھیل گئی، اُنہوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی رِسالت کی گواہی دی اور اُسی وَقْت اِنتِقال کرگئے۔ قَصّاب واپَس آیا تو زَنْبِیل (کھجور کے پتّوں سے بنے ٹوکرے) میں اپنے والِدَین کو فوت شُدہ دیکھ کر مُعامَلہ سمجھ گیا اور آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کی دَسْت بوسی کرکے عَرض کی: آپ اللہ پاک کے نبی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام معلوم ہوتے ہیں! فرمایا: تمہیں کیسے اندازہ ہوا؟ عرض کی: میرے ماں باپ روزانہ گِڑگِڑا کر دُعا کیا کرتے تھے کہ **"ہمیں حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے جلووں میں مَوت نصیب کرنا"**۔ اِن دونوں کے اِس طرح اچانک اِنتِقال فرمانے سے میں نے اندازہ لگایا کہ آپ ہی حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہونگے۔ قصّاب (قَصائی) نے مزید عرض کی: میری ماں جب کھانا کھالیتی، تو خوش ہوکر میرے لئے یوں دُعا کیا کرتی تھی: **"میرے بیٹے کو جنّت میں حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ساتھی بنانا۔"** حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مبارَک ہو کہ اللہ کریم نے تم کو میرا جنَّت کا ساتھی بنایا ہے۔ (سمندری گنبد، ص۷ ملخصًا)

پڑوسی بنا مجھ کو جنّت میں اُن کا خدائے محمد برائے مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۶۹)

ماں کی دعا کے سبب عتیق

امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کو **"عَتِیْق"** کہنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ آپ کی والِدہ کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا، جب آپ کی والِدہ نے آپ کو جنم دیا تو وہ آپ کو لے کر بیتُ اللہ شریف گئیں اور گڑگڑا کر یوں دُعا مانگی: اے میرے پَرْوَرْدگار! اگر میرا یہ بیٹا مَوت سے آزاد ہے تو یہ مجھے عطا فرمادے۔ اس کے بعد آپ کو عَتِیْق کہا جانے لگا۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۲۲)

www.dawateislami.net

ماں کا ادب

حضرت سَیِّدُنا بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سردیوں کی ایک سخت رات میں میری والِدہ نے مجھ سے پانی مانگا، میں آبخورہ (یعنی گلاس) بھر کر آیا تو انہیں نیند آ گئی تھی، میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا، پانی کا آبخورہ لئے اِس اِنتظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں، کھڑے کھڑے کافی دیر ہو چکی تھی اور آبخورے سے کچھ پانی گر کر میری اُنگلی (Finger) پر جم کر برف بن گیا تھا ۔ بہر حال جب والِدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے آبخورہ پیش کیا، برف کی وجہ سے چپکی ہوئی اُنگلی جُوں ہی آبخورے (یعنی پانی کے گلاس) سے جُدا ہوئی اُس کی کھال اُدھڑ گئی اور خون بہنے لگا۔ ماں نے دیکھ کر پوچھا یہ کیا؟ میں نے سارا ماجرا (واقعہ) عَرض کیا تو اُنہوں نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی: اے اللہ! میں اِس سے راضِی ہوں تُو بھی اِس سے راضِی رہنا۔ (سمندری گنبد، ص ۴)

عظیم ماں

مُحَدِّثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا سردار اَحمد قادِری چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والِدہ مُحْتَرَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا اکثر فرمایا کرتی تھیں: اِنْ شَآءَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) میرا یہ لاڈلا بچہ عظیم شَخْصِیَّت کا مالِک ہو گا اور ساتھ ہی یہ دُعا بھی کرتیں: آپ کا نام سردار ہے، اللہ پاک آپ کو دِین و دُنیا کا سردار بنائے اور دُنیا نے دیکھا کہ واقعی عظیم بیٹے کے حق میں ماں کی دُعا قبول ہوئی اور اللہ پاک نے آپ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کو سردار بنا دیا۔ (حیاتِ محدثِ اعظم، ص ۳۰ ملخصاً)

پیر و مُرشِد پر مِرے ماں باپ پر ہو سدا رَحمت اے نانائے حُسَین

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۲۵۸)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! سُنا آپ نے !ماں جب اَولاد کے حق میں دُعا کرتی ہے تو اِس کے کیسے کیسے مبارَک اَثرات ظاہر ہوتے ہیں کہ ماں کی دُعا کی بَرَکت سے ایک قصائی نہ صرف جنّتی ہو گیا بلکہ اُسے جنّت میں نبی کا پڑوس عطا ہونے کی خوش خَبَری (Good News) سے بھی نوازا گیا جبکہ ماں کی دُعا کی بَرَکت سے ہی مُحدِّثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دین و دنیا کی سرداری عطا ہوگئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن اپنی ماں کی خدمت گزاری کرکے اُسے راضی رکھ کر اُن کی دعاؤں میں سے حِصّہ پاتے تھے۔ لٰہذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اِن اللہ والوں کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی ماں کی خدمت پر کمر بَستہ ہو جائیں تاکہ ہم بھی اُن کی آنکھوں کا تارا بن جائیں اور وہ خوش ہو کر خود ہمارے حق میں دُعائیں کریں کہ ”ربِّ کریم !میری اَولاد کو دونوں جہاں میں کامیابیاں عطا کردے، اِنہیں بِلاحساب و کتاب جنّت میں داخِل فرمادے، اِن سے ہمیشہ کے لئے راضِی ہو جا“ وغیرہ ۔تو آیئے! آج ہم سب نیّت کریں کہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرتی رہیں گی، اُن کی نافرمانی سے بچیں گی، اُن سے زبان درازی نہیں کریں گی، اُن کے سامنے آواز دھیمی اور نگاہیں نیچی رکھیں گی، اُن کی خلافِ مزاج باتوں اور سخت جُملوں پر صَبْر کریں گی، اُن کی ضرورتوں کو پُورا کریں گی، ماں باپ کی پسند وناپسند کا خیال رکھیں گی، ماں باپ کے دُکھ تکلیف میں اُن کا سہارا بنیں گی، ماں باپ کے آرام میں خلل نہیں ڈالیں گی، رُوٹھے ہوئے والِدَین کو منانے کی کوشش کریں گی، اُن کے کھانے پینے رہن سہن، دوا اور دیگر چیزوں میں اُن کی خیر خواہی کریں گی، اُن کا ہر جائز حکم مانیں گی ۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یقیناً ماں باپ کی اِطاعت و فرمانبرداری کرنا اَولاد پر لازِم ہے البتّہ ماں باپ اگر کسی خلافِ شرع بات کا حکم دیں مثلاً پردہ نہیں کرو وغیرہ تو اِس صورت میں شریعت نے

www.dawateislami.net

اُن کا حکم ماننے سے منع فرمایا ہے کیونکہ ربِّ کریم کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمانبرداری کرنا جائز نہیں، چنانچہ

اگرماں باپ آپس میں لڑیں تو اولاد کیا کرے؟

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر ماں باپ میں باہَم تَنازُع (یعنی لڑائی) ہو تو نہ ماں کا ساتھ دے نہ باپ کا، ہرگز ایسا نہ ہو کہ ماں کی مَحبَّت میں باپ پر سختی کرے۔ باپ کی دل آزاری یا اُس کو سامنے جواب دینا یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرنا یہ سب باتیں حرام ہیں اور اللہ کریم کی نافرمانی ہے۔ اَولاد کو ماں باپ میں سے کسی کا ایسا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں، وہ دونوں اُس کی جنّت اور دوزخ ہیں، جسے اِیذا (تکلیف) دے گا جہنّم کا حقدار ٹھہرے گا۔ وَالْعِیاذُ بِاللّٰہ۔ (اللہ پاک کی پناہ) مَعْصِیَّتِ خالِق (یعنی اللہ پاک کی نافرمانی) میں کسی کی اِطاعت (یعنی فرماں برداری جائز) نہیں، مثلاً ماں چاہتی ہے کہ بیٹا اپنے باپ کو کسی طرح آزار (یعنی تکلیف) پہنچائے اور اگر بیٹا نہیں مانتا یعنی باپ پر سختی کرنے کیلئے تیّار نہیں ہوتا تو وہ ناراض ہوتی ہے، تو ماں کو ناراض ہونے دے اور ہرگز اِس مُعاملے میں ماں کی بات نہ مانے۔ اِسی طرح ماں کے مُعاملے میں باپ کی نہ مانے۔ عُلَمائے کرام نے یوں تقسیم فرمائی ہے کہ خدمت میں ماں کو ترجیح ہے اور تعظیم باپ کی زائد ہے کہ وہ اس کی ماں کا بھی حاکم و آقا ہے۔ (سمندری گنبد، ص ۲۱) معلوم ہوا ماں باپ اگر کسی ناجائز بات کا حکم دیں تو اُن کی بات نہ مانیں اگر ناجائز باتوں میں اُن کی پَیرْوِی کریں گی تو گنہگار ہوں گی مثلاً ماں باپ جُھوٹ بولنے کا حکم دیں تو اُن کی یہ بات ہرگز نہ مانیں، چاہے وہ کتنے ہی ناراض ہوں، آپ نافرمان نہیں ٹھہریں گی، ہاں اگر مان لیں گی تو خدائے حنّان و منّان عَزَّوَجَلَّ کی ضَرور نافرمان قرار پائیں گی۔ اِسی طرح ماں باپ میں باہَم طَلاق ہوگئی تو اب

ماں لاکھ رو رو کر کہے کہ دودھ نہیں بخشوں گی اور حکم دے کہ اپنے والِد سے مت ملنا تو یہ حکم نہ مانے، والِد سے ملنا بھی ہوگا اور اُس کی خدمت بھی کرنی ہوگی کہ ان کی آپَس میں اگرچِہ جدائی ہوچکی مگر اَولاد کا رِشتہ جُوں کا تُوں باقی ہے، اَولاد پر دونوں کے حُقُوق بر قرار ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "گھر درس"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ماں باپ کی اَہَمِّیَّت سے آگاہی حاصِل کرنے، اُن کی خدمت گزاری کا جذبہ بڑھانے، اُن کی دُعاؤں کا حقدار بننے اور اُنہیں راضی رکھنے کے طریقے جاننے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 8 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 8 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "گھر درس" بھی ہے، آپ تمام اسلامی بہنوں سے گزارش ہے کہ گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کے لئے روزانہ کم از کم ایک بار درسِ فیضانِ سنت دینے یا سُننے کی ترکیب ضرور فرمایئے (جس میں نامحرم نہ ہوں)۔ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تخریج شدہ رسائل سے بھی حسبِ موقع درس دیا جاسکتا ہے۔ (دورانیہ 7 مِنَٹ ہے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ☆ گھر دَرْس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے کا ذَرِیعہ ہے ☆ گھر دَرْس بے نمازیوں کو نمازی بناتا ہے ☆ گھر دَرْس کی بَرَکت سے نیکیوں میں رَغْبَت پیدا ہوتی ہے ☆ گھر دَرْس کی بَرَکت سے مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچ جاتی ہیں ☆ گھر دَرْس نمازوں کی پابندی کا ذِہن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلمِ دِین کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیعہ ہے اور لوگوں تک عِلمِ دِین کی باتیں پہنچانا، اَجْر و

ثواب کا کام ہے، چنانچہ

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تا کہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بدمذہبی دُور کی جائے تو وہ جنَّتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۱۰/۴۵، حدیث: ۱۴۴۶۶)

لہذا آپ بھی گھر درس دینے کی نیت فرمالیجئے آیئے ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار ملاحظہ فرمایئے چنانچہ

ڈائجسٹ پڑھنے کی شائقہ

بابُ المدینہ (کراچی) کی اسلامی بہن کو ڈائجسٹ وغیرہ پڑھنے کا جنون کی حد تک شوق تھا ان کی زندگی میں عمل کی بہار کچھ یوں آئی، ان کے بڑے بھائی جو دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے وہ مختلف رسائل لے کر گھر آتے جنہیں پڑھ کر انہیں مدنی ماحول سے انسیت ہوگئی، آہستہ آہستہ دعوت اسلامی کے اجتماعات میں شرکت کی برکت مدنی ماحول سے بھی وابستہ ہوگئیں اور انہوں نے بے پردگی سے توبہ کی اور مدنی بُرقع سجانے، نمازوں کی پابندی کرنے کا مدنی عزم کرلیا اور نیکیاں کرنے میں مصروف ہوگئی مگر دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کرنے سے کتراتی تھی، ان کے بھائی جان بارہا انہیں گھر میں درسِ فیضانِ سنّت دینے کی ترغیب دلاتے مگر وہ درس دینے سے گھبراتی، اسی طرح سلسلہ چلتا رہا، ایک دن بھائی جان سنّتوں بھرے اجتماع سے واپسی پر "بھیانک اُونٹ" نامی ایک رسالہ لائے، رسالے کا نام بہت دلچسپ تھا، انھوں نے اس رسالے کو پڑھنا شروع کیا اور جب ان الفاظ کو پڑھا "ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر لوگوں نے پتھر برسائے مگر پھر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دین کی تبلیغ فرمائی اور لوگ ہم پر پھول نچھاور کریں پھر بھی ہم جی چُرائیں، ہم پنکھوں میں، قالینوں پر بیٹھ کر بھی تبلیغ دین نہ کریں" یہ پڑھ کر ان کے دل کی کیفیت بدل گئی، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی

عظیم قربانیوں کے متعلق پتا چلا تو بے ساختہ ان کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہوگئے، انہوں نے ہمّت کر کے درسِ فیضانِ سنت دینے کا ارادہ کر لیا اور جلد ہی اپنے گھر میں درس دینا شروع کر دیا جس میں محلے کی اسلامی بہنیں شرکت کرتیں، درسِ فیضانِ سنّت کی برکت سے اسلامی بہنیں عمل کی طرف راغب ہونے لگیں، کرم بالائے کرم یہ کہ دیگر اسلامی بہنوں نے بھی درس دینا شروع کر دیا یوں جلد ہی ان کے علاقے میں تین جگہ درسِ فیضانِ سنّت شروع ہو گیا۔ تادمِ بیان وہ اسلامی بہن عالمی مجلسِ مشاورت میں رُکن ہونے کی حیثیت سے سنّتیں عام کرنے میں مصروف ہیں۔

مجھ کو ملی ہے عزت عطار کی بدولت
چمکی ہے میری قسمت عطار کی بدولت

"اگر آپ کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یا برکت ملی ہو تو آخر میں مدنی بہار مکتب پر جمع کروادیں."

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! جس طرح ماں کی دُعا اَولاد کے حق میں مقبول ہے اِسی طرح اُس کی بد دُعا بھی مقبول ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم ہرگز ہرگز کوئی ایسا کام نہ کریں جس کے سبب ہماری والِدہ کو کسی قسم کی تکلیف پہنچے یا وہ ہمارے لئے بد دُعائیں کرے، کتنے نادان ہیں وہ لوگ کہ جو ماں کی بد دُعائیں لینے والے کام کرتے ہیں۔ خُدا کی قسم! اگر یہ ناراض ہو کر اپنی اَولاد کے لئے بد دُعا کر دے تو ذِلّت و رُسوائی اُس کا مُقدَّر بن جاتی ہے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک سبق آموز حکایت مُلاحَظہ کیجئے اور عبرت حاصِل کیجئے، چنانچہ

www.dawateislami.net

14.02.2018

ماں کی بددعا سے ٹانگ کٹ گئی

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"نیکی کی دعوت"** صَفْحہ نمبر 441 پر تحریر فرماتے ہیں: حضرت علّامہ کمالُ الدّین دَمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: "زَمَخْشَری" (جو مُعْتَزِلی فِرقے کا ایک عالِم گُزرا ہے اُس) کی ایک ٹانگ کَٹی ہوئی تھی، لوگوں کے پوچھنے پر اُس نے اِنکِشاف کیا کہ یہ میری ماں کی بد دُعا کا نتیجہ ہے، قِصّہ یُوں ہوا کہ میں نے بچپن میں ایک چِڑیا پکڑی اور اُس کی ٹانگ میں ڈوری باندھ دی، اِتِّفاق سے وہ میرے ہاتھ سے چُھوٹ کر اُڑتے اُڑتے ایک دیوار کی دَراڑ میں گھس گئی، مگر ڈَوری باہَر ہی لٹک رہی تھی، میں نے ڈَوری پکڑ کر بے دَرْدِی سے کھینچی تو چِڑیا پھڑکتی ہوئی باہَر نکل پڑی، مگر بے چاری کی ٹانگ ڈوری سے کٹ چکی تھی، میری ماں نے یہ دَردناک منظر دیکھا تو صدمے سے تڑپ اُٹھی اور اُس کے منہ سے میرے لئے یہ بد دُعا نکل گئی: **جس طرح تُو نے اِس بے زَبان کی ٹانگ کاٹ ڈالی، اللہ پاک تیری ٹانگ کاٹے۔** بات آئی گئی ہوگئی، کچھ عرصے کے بعد تحصیلِ عِلْم کے لئے میں نے **"بُخارا"** کا سَفَر اِختیار کیا، اِثْنائے راہ (یعنی راستے میں) سُواری سے گِر پڑا، ٹانگ پر شدید چوٹ لگی، **"بُخارا"** پہنچ کر کافی علاج کیا مگر تکلیف نہ گئی بِالآخِر ٹانگ کٹوانی پڑی۔ (حیاۃُ الحیوان الکبریٰ، ۱۶۳/۲)

دل دکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا ورنہ ہے اِس میں خسارہ آپ کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۷)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت میں جہاں جانوروں اور ماں باپ کو تکلیف دینے والوں کے لئے عبرت کے مَدَنی پھول ہیں، وہیں ماں باپ کے لئے بھی مقامِ غور ہے، خُصُوصاً وہ مائیں جو

بات بات پر اپنی اَولاد کو اِس طرح کہہ کر کہ تیرا سَتیاناس (سَتْ۔تِیا۔ناس) جائے، تو پھٹ پڑے، تجھے کوڑھ نکلے وغیرہ بددعائیں دیتی ہیں، اُنہیں اپنی زَبان قابُو میں رکھنی چاہئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ قَبولِیَّت کی گھڑی ہو، دُعا قبول ہو جائے اور اَولاد کو سچ مُچ "کُچھ" ہو جائے اور یُوں ماں خُود بھی ٹینشن(Tension) میں آ جائے! لہٰذا اَولاد کو صِرف دُعائے خَیر سے نوازتے رہنا زیادہ مُناسِب ہے۔ اللہ کریم ہمیں اپنے ماں باپ کو خوش رکھنے اور اُن کی دعائیں لینے کی تَوفِیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جامعۃ المدینہ (للبنات)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی نے جہاں اسلامی بھائیوں کو ماں باپ کی فرمانبرداری کا ذِہن دینے کے لئے مختلف شعبہ جات قائم کئے ہیں وہیں اسلامی بہنوں کو بھی اپنے والِدَین کی آنکھوں کا تارا بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی نے کئی شعبہ جات قائم فرمائے ہیں۔ اِنہی میں سے ایک **"مجلس جامعۃُ المدینہ (للبنات)"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلس جامعۃُ المدینہ (للبنات) کے تحت مُلک و بیرونِ ملک میں تقریباً 265(دوسوپینسٹھ) جامعاتُ المدینہ (للبنات) قائم ہیں۔ جن میں 16217(سولہ ہزاردوسوسترہ) طالبات دَرسِ نِظامی (عالِمہ کورس) کی مفت تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ کم و بیش 3600(تین ہزار چھ سو) اسلامی بہنیں دَرسِ نِظامی (عالِمہ کورس) جبکہ تقریباً 4014(چارہزارچودہ) اسلامی بہنیں **"فَیضانِ شریعت کورس"** کرنے کی سعادت حاصِل کر چکی ہیں لہٰذا اِہمّت کیجئے آپ بھی اور اپنی بالغہ بہنوں، بیٹیوں کو بھی جامعۃُ المدینہ (للبنات) میں داخل کروایئے اور اپنے لئے ثوابِ جارِیہ کا سامان کیجئے۔

www.dawateislami.net

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آج ہم نے سُنا کہ

☆ماں باپ کی طرف نظرِ رحمت ڈالنے سے حجِ مقبول کا ثواب ملتا ہے۔

☆ماں باپ کی نافرمانی کی حالت میں صُبح کرنے والے کے لئے جہنّم کے 2 دروازے کُھل جاتے ہیں۔

☆ماں کی دُعا مصیبتوں اور آزمائشوں سے چھٹکارا دِلواتی ہے۔

☆ماں کی دُعا جنّت کا حقدار بنا دیتی ہے۔

☆ماں اَولاد کی خاطِر اپنی خواہشات کو قُربان کر دیتی ہے۔

☆ماں کی بد دُعا انسان کو دُنیا و آخرت میں ذلیل و رُسوا کر دیتی ہے۔

ربِّ کریم سب مسلمانوں کو اپنے والِدَین کی فرمانبرداری کرنے، اُنہیں راضی رکھنے، اُن کے لئے دعائیں کرنے، اُن کا ہر جائز حکم ماننے اور اُن کی دُعاؤں میں سے حِصّہ پانے کی سعادت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بَیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے سلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب سنئے: ☆مسلمان (محارم) سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سُنّت ہے۔ ☆ مکتبۃ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحَہ 459 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وَقت دل میں یہ نِیَّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگی ہوں اُس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں اُن میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتی ہوں۔ (بہارشریعت ،۳/۴۵۹، حصہ ۱۶ ملخصا) ☆دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے۔ ☆سلام میں پہل کرنا سنّت ہے۔ ☆جو سلام میں پہل کرے وہ اللہ کریم کا مُقرَّب ہے۔ ☆جو سلام میں پہل کرے وہ تکبُّر سے بھی بَری ہے، جیسا کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔ (شعب الایمان، کتاب، ۶/۴۳۳، حدیث: ۸۷۸۶) ☆سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔ (کیمیائے سعادت، ۱/۳۹۴) ☆اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

۔ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں تو20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہٗ، شامل کریں تو30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنّتُ المقام اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے

☆سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دیناواجِب ہے کہ جس اسلامی بہن نے سلام کیا وہ سُن لے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16(312 صفحات)،120صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"،رسالہ "**163 مَدَنی پھول**" اور "**101 مَدَنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعہ فرمایئے۔